روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۷۱ | بدھ - ۲۴- صفر - ۱۴۱۵ھ ' ۳- ظہور ۱۳۷۳ ھش ' ۳- اگست ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ

تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔ چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو یہ تقویٰ بڑی چیز ہے۔ خوارق کا صدور بھی تقویٰ ہی سے ہوتا ہے اور اگر خوارق نہ بھی ہوں پھر بھی تقویٰ سے عظمت ملتی ہے۔ تقویٰ ایک ایسی دولت ہے کہ اس کے حاصل ہونے سے انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر نقش وجود مٹا سکتا ہے۔ کمال تقویٰ کا یہی ہے کہ اس کا اپنا وجود ہی نہ رہے اور صیقل زوم آں قدر کہ آئینہ نماند کا مصداق ہو جائے۔ اصل میں یہی توحید اور یہی وحدت وجود تھی جس میں لوگوں نے غلطیاں کھا کر کچھ کا کچھ بنا لیا ہے۔ یہ کیا دین اور تقویٰ ہے کہ ایک ضعیف انسان اور بے چارہ بندہ ہو کر خدائی کا دعویٰ کرے۔ اس سے بڑھ کر کیا گستاخی اور شوخی ہو سکتی ہے کہ انسان خدا بنے اور خدا کے بھید اور اسرار کے جاننے کا مدعی ٹھہرے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۴۴)

واقفین نو کی بچپن ہی سے اعلیٰ تربیت کرنی شروع کردیں

○ بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کردیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کردیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ اسلام کی ایک صدی غلبہ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے۔ کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ امام جماعت احمدیہ الرابع ۱۳۔ اپریل ۱۹۸۷ء)

جو لوگ خدا کے حضور گر جاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہو سکتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہو۔ جو اس کے حضور گر جاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہو سکتے۔ وہی نہیں بلکہ حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا کے بندوں کی اپنی عمر میں سات پشتوں تک کی اولاد کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ یہ ترقی کا گر ہے کہ تم خدا کو کبھی نہ بھولو۔ تم اور تمہاری اولاد پھر اولاد کی اولاد کبھی ضائع نہ ہوگی۔ تم اللہ کے حضور پسندیدہ ہو جاؤ۔ خدا اپنے ہر ایک بندے سے وفاداری کرتا ہے کیونکہ فرماتا ہے کہ (۔) جب تک انسان خود اپنے اندر گند اور پلیدی پیدا نہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے انعام و اکرام بند نہیں کرتا۔ جب کبھی تم پر کوئی مصیبت یا ابتلا آئے اور آتے رہیں گے۔ کیونکہ یہ سلسلہ نہ آج تک بند ہوا ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ (امامت) خواہ دوسری ہو یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں یا چھٹی۔ ہمیشہ یہ ابتلا آتے رہیں گے۔ اگر ابتلاء نہ آئیں تو پھر خدا کی طاقت کس طرح ظاہر ہو گی ان ابتلاؤں کا علاج صرف یہی ہے کہ تم خدا تعالیٰ کو یاد رکھو اور اس کے حضور گر کر دعائیں کرو۔ خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دے گا۔ جن سے تمہارے سب مصائب دور ہو جائیں گے۔ اس گر کے یاد رکھنے والے کے لئے نہ آج دکھ ہے۔ اور نہ آج سے کئی سال بعد ہو سکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے خدا اسے تباہ کرے۔

(از خطبہ ۲۰ مئی ۱۹۱۶ء)

ضرورت سٹاف

○ ہمارے ادارے میں ایک لیڈی آرٹ ٹیچر کی آسامی خالی ہے۔ امیدوار کا بی۔ اے ہونا لازمی ہے۔ ساتھ ہی ڈرائینگ ' پینٹنگ لازمی آتی ہو۔ درخواست بمع سرٹیفکیٹ ۱۰۔ اگست ۹۴ء تک دفتر چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن پہنچ جانی چاہئے۔ ڈرائینگ ' پینٹنگ میں ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی (جونیئر سیکشن)

میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بیکاری کی عادت ترک کردو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳- ظہور ۱۳۷۳ ہش ۳- اگست ۱۹۹۴ء

خوشی کا نقطہ کمال

دنیا بھر کے مختلف علاقوں سے آنے والے احباب (اور بہنیں) برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک دوسرے سے ملے اور ایک عالمی اخوت کا لطف اٹھایا سب ایک دوسرے کے بھائی اور بہنیں۔ جسمانی رشتہ بھی بڑا اہم ہوتا ہے لیکن روحانی رشتوں کی مضبوطی کی تو بات ہی کیا ہے جو لطف ایسے جلسوں پر ایک دوسرے سے ملنے میں آتا ہے وہ محبت کا نقطہ کمال کہلانے کا مستحق ہے۔ مختلف موضوعات پر تقاریر بھی سنی جاتی ہیں۔ جو ازدیاد علم اور ازدیاد عرفان کا باعث ہوتی ہیں۔ حضرت امام جماعت کی روح پرور تقاریر کی تو بات ہی کیا ہے۔ حضرت صاحب سے ملاقات زندگی بھر یاد رہنے والے لمحات ہوتے ہیں۔ اور ملاقات کے وقت جی چاہتا ہے کہ وقت رک جائے۔ آگے نہ بڑھے۔ منجمد ہو جائے۔ اور پر کیف ملاقات جاری رہے۔ ملاقات تو جاری نہیں رہ سکتی لیکن اس کا سرور جاری رہتا ہے۔ اور اس سرور کی نہریں اور لہریں ساری دنیا میں پھیل جاتی ہیں۔ تمام احمدی جماعتوں میں اس فیضان کے پر کیف مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔

ہم نے آج کے کالم کو ایک سرور ہی سے منسلک کیا ہے۔ اور وہ سرور ہماری روح کو سیراب کر رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم نے حضرت امام جماعت۔ مرزا طاہر احمد صاحب کو متعدد بار۔ زندگی کے مختلف موقعوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت صاحب کی طبیعت خوشی سے اتنی ہم آہنگ ہے کہ افسردگی تلاش کرنے سے بھی نہ ملے گی۔ خوش رہتے ہیں اور خوش رکھتے ہیں۔ متبسم چہرہ ملنے والوں کے دلوں میں خوشی کی لہریں دوڑا دیتا ہے۔ لیکن جس طرح ہم نے حضرت صاحب کو اس جلسہ سالانہ کے آخری لمحات میں خوش ہوتا ہوا دیکھا ہے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ تقریر ختم کرنے کے بعد پتہ چلا کہ چند منٹ وقت باقی ہے۔ حضرت صاحب نے پھر خطاب فرمانا شروع کیا اور ان چند منٹوں میں ایک ایسی بات ہوئی جس نے حضرت صاحب کی خوشی کو نقطہ کمال تک پہنچا دیا۔ بات یہ تھی کہ دنیا بھر کی جماعتوں سے ٹیلیفون آنے شروع ہو گئے کہ ہم بھی شامل ہیں۔ ٹی وی کے آگے بیٹھے ہیں۔ دیکھ بھی رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں حضرت صاحب ان ٹیلیفونوں کے اعلان فرماتے تھے اور ایسی خوشی کا اظہار فرماتے تھے کہ ہم تو یہی دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسی طرح خوش رکھے۔ بلکہ آئندہ اس سے بھی زیادہ خوشی کے سامان پیدا فرمائے اور حضرت صاحب نے اعلان بھی فرمایا کہ آئندہ خدا کے فضل سے اس سے زیادہ خوشکن باتیں سامنے آئیں گی۔ ان چند منٹوں میں حضرت صاحب سے جس خوشی کا اظہار ہوا اس نے ہمارے دل خوشی سے بھر دیئے۔ اس وقت بھی ہماری یہی دعا تھی اور اب بھی ہم یہی دعا کر رہے ہیں اور یہی دعا کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو اسی طرح خوش و خرم رکھے کہ یہی بات ہماری خوشی کا سرچشمہ ہے۔ یہ حضرت صاحب کی خوشی کے اظہار کا نقطہ کمال تھا۔

جو لوگ ہر اک بات پہ ہو جاتے ہیں مغموم
وہ خاک سمجھ پائیں گے توحید کا مفہوم
اللہ کے سوا اور کسی سے بھی نہ مانگو
مل جاتا ہے ہر شخص کو جو اس کا ہے مقسوم

ابو الاقبال

O

ہوائے نفس سے جذبات کو جُدا رکھنا
رہِ وفا میں ضروری ہے حوصلا رکھنا

تمام اہلِ طریقت سے رابطہ رکھنا
مگر مجاز و حقیقت میں فاصلہ رکھنا

دیئے سلوک کی راہوں میں جا بجا رکھنا
ہر ایک راہ کو اخلاص سے سجا رکھنا

ہزار فتنوں کی جڑ ہے یہ اک غلط فہمی
جہاں کو اصلِ حقیقت سے آشنا رکھنا

کبھی تو بادِ مخالف کا زور کم ہوگا
چراغِ عزم ہر اک راہ میں جلا رکھنا

کبھی وہ جانِ تمنا ادھر بھی آ نکلے
ہمیشہ دیدہ و دل راہ میں بچھا رکھنا

اگر تمہیں غمِ جاناں عزیز ہے یارو
تو دل کو فکرِ دو عالم میں مبتلا رکھنا

بنے گی نارِ غضب گلشنِ خلیل اِکدن
ذرا ہجومِ مصائب میں حوصلہ رکھنا

کسی کے ساتھ نہ جائیں گے دولت و زرومال
تو اس متاعِ عبث کو بچا کے کیا رکھنا

اَنا کے سر کو کچلنا ہے اہلِ حق کا شعار
ہمیشہ دشمنِ ایماں کو زیرِ پا رکھنا

نہ راز داں کی ضرورت نہ نامہ بر کی سلیم
وفورِ شوق میں خط لکھ کے بارہا رکھنا

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمت اللہ شاکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا شوقِ پابندئ نماز

(۱) صحابہؓ کرام کو عبادت گزاری بالخصوص نماز باجماعت کا اس قدر خیال رہا کرتا تھا کہ حضرت عتبانؓ بن مالک ایک صحابی تھے۔ جو نابینا تھے۔ ان کا مکان قباء کے قریب تھا۔ مسجد اور ان کے مکان کے درمیان ایک وادی تھی بارش ہوتی تو اس میں پانی بھر جاتا تھا۔ مگر باجود اس کے وہ مسجد میں باقاعدہ حاضر ہوتے اور نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

(۲) حضرت عتبانؓ نے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میں نابینا ہوں۔ راستہ خراب ہے اس لئے مسجد میں آنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اگر اجازت ہو تو گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کروں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اذان کی آواز آتی ہے۔ عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پھر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ آپ مسجد میں ہی حاضر ہو کر نماز پڑھتے۔

(۳) حضرت سعیدؓ بن یربوع نابینا تھے۔ لیکن صحابہؓ کے نزدیک نماز باجماعت اس قدر ضروری تھی کہ حضرت عمرؓ نے ان کے لئے ایک غلام کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی کہ نماز کے وقت ان کو مسجد لایا اور پھر واپس گھر پہنچایا کرے۔

(۴) حضرت معاذؓ اپنی قوم کے امام الصلوٰۃ تھے۔ مگر نماز کا اس قدر شوق تھا کہ پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں آکر انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

(۵) صحابہ کرامؓ نماز باجماعت کے لئے کس قدر حریص واقع ہوئے تھے۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ واقعہ کافی ہے کہ قادسیہ کے میدان جنگ میں جب صبح کی اذان ہوئی تو نوجوان مجاہدین اس قدر سرعت کے ساتھ نماز کے لئے دوڑے کہ ایرانیوں نے خیال کیا کہ حملہ کرنے لگے ہیں۔ مگر جب وہ نماز میں مشغول ہو گئے۔ تو ان کے سپہ سالار رستم نے کہا کہ عمرؓ میرا کلیجہ کھا گیا۔ یعنی یہ قوم ہمیں ضرور نگل جائے گی

(۶) حضرت بلالؓ کا معمول تھا کہ جب اذان کہتے دو رکعت نماز ادا کر لیتے اور ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ جب وضو ٹوٹ جاتا فوراً دوبارہ کر لیتے تھے۔

(۷) عام عبادات اور نوافل کے علاوہ نماز پنجگانہ کو نہایت پابندی اور اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرتے تھے۔ حضرت سفیان ثوریؒ روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ کرام خرید و فروخت تو کیا کرتے تھے لیکن نماز باجماعت کبھی نہ چھوڑتے۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آگیا۔ صحابہؓ فوراً اپنی دوکانیں اور کاروبار بند کر کے مسجد کی طرف چل دیئے۔ یعنی صحابہؓ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت کے کاروبار خدا تعالیٰ کی یاد سے نہیں روکتے۔

(۸) نماز باجماعت کا صحابہ اس قدر خیال رکھتے تھے۔ کہ سخت مجبوری اور معذوری کی حالت میں بھی اسے چھوڑنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض بیمار اور معذور دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لے کر جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد میں آتے تھے۔

(۹) بنو سلمہ کا محلہ مدینہ میں مسجد سے بہت دور تھا۔ ان کو پابندی جماعت کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ مشورہ کیا کہ اپنے گھر بار چھوڑ کر مسجد کے قریب جا آباد ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے اس طرح ایک محلہ کو ویران کر دینے کی تجویز کو پسند نہ فرمایا اور فرمایا کہ تمہارا جو قدم بھی مسجد کی طرف اٹھے گا اس کا ثواب ملا کرے گا۔

(۱۰) بروقت نماز ادا کرنے کا خیال صحابہؓ کے اس قدر دامن گیر رہتا تھا کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کو ایک فوری اور اہم کام پر مامور کر کے بھیجا وہ منزل کے قریب پہنچے تو نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ نے خیال کیا کہ اگر میں اسی طرح چلتا جاؤں تو ایسا نہ ہو کہ نماز قضاء ہو جائے۔ دوسری طرف دینی کام میں تاخیر بھی گوارا نہ تھی۔ اس لئے چلتے چلتے اشاروں میں ہی نماز ادا کر لی۔

(۱۱) باجماعت نماز کے لئے صحابہؓ سخت سے سخت تکلیف بھی بخوشی برداشت کرتے تھے۔ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نہایت ضروری کام پیش آگیا۔ صحابہؓ کرام عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے انتظار میں صبر کے ساتھ مسجد میں بیٹھے رہے۔ کئی بیٹھے بیٹھے سو گئے۔ پھر جاگے۔ پھر سوئے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے پر اٹھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہؓ کرام نماز عشاء کے لئے اس قدر لمبا انتظار کرتے تھے کہ نیند کے مارے ان کی گردنیں جھک جاتی تھیں۔

> دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے۔ اگر دعاؤں کا اثر نہ ہوتا تو پھر اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

تربیتِ اولاد

تربیت کا نواں گر۔ انا و استکبار سے اجتناب

اخلاق سیئہ میں سے گھناؤنی بد خلقی انا و استکبار ہے۔ خود پرست اور متکبر کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔ آخر شیطان کس بناء پر شیطان بنا۔ وہ تکبر ہی تھا۔ جس نے اسے راندۂ درگاہ بنا دیا۔

متکبر کبھی فیض رساں وجود نہیں بن سکتا۔ خود پرست کبھی دوسروں کے جذبات و احساسات کا خیال نہیں رکھ سکتا۔ ہمیں اپنے بچوں میں فروتنی اور انکساری پیدا کرنی چاہئے۔ تا وہ فیض رساں وجود بنیں۔ مجھے اپنے بچپن کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ میں بہت چھوٹا تھا۔ ابھی نماز پڑھنے کی عمر بھی نہ تھی۔ ہمارے گھر میں ایک یتیم بچی رہتی تھی اس کی حضرت امام جماعت الثانی پرورش فرما رہے تھے۔ مغرب کی نماز کا وقت تھا۔ ہم صحن میں کوئی کھیل کھیل رہے تھے۔ مجھے کسی بات پر غصہ آگیا اور میں نے اس لڑکی کے منہ پر تمانچہ مارا۔ عین اس وقت حضرت صاحب صحن میں داخل ہو رہے تھے۔ آپ نے دیکھ لیا۔ میرے قریب آئے اور مجھے پکڑ کر اس لڑکی کو پاس بلایا۔ اور کہا کہ اس کے منہ پر تمانچہ مارو۔ مجھے فرمایا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا باپ بڑا آدمی ہے اور یہ بچی بغیر باپ کے ہے میں اس کا باپ ہوں۔ وہ دن اور آج کا دن پھر کبھی ایسا خیال دماغ میں نہیں آیا۔

تکبر کی مذمت کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہاں میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا۔ مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا۔ اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا۔ اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا"

اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شائد نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ اب مجھ سے سمجھ لو۔ کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے۔ اور اس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے زیادہ عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے کسی بھائی کو حقیر سمجھتا ہے۔ وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے۔ اور اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حُسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔

ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال مربی سلسلہ

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا ذکرِ خیر

کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن
تابماند نامِ نیکت برقرار

اے مخاطب۔ اس دنیا سے چلے جانے والوں کے اچھے اور نیک نام کو ضائع مت کر کیونکہ اس طرح تیرا نیک نام بھی قائم و دائم رہے گا۔ اسی شعر کی مناسبت سے ذیل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت ہی محب۔ فدائی اور عاشق صادق رفیق حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کا ذکر درج کیا جاتا ہے

آپ کی پیدائش ۱۸۵۸ء میں سیالکوٹ شہر میں ہوئی۔ والدین نے کریم بخش نام رکھا۔ جسے حضرت بانی سلسلہ نے عبدالکریم سے بدل دیا۔ ابتدائی تعلیم اس زمانہ کے رسم و رواج اور دستور کے مطابق مکتب مسجد میں پائی۔ قرآن مجید اور فارسی کی چند ابتدائی کتب انہی مدرسوں میں پڑھیں۔ پھر پرائیویٹ طور پر عربی اور فارسی علوم کا مطالعہ کرکے دسترس حاصل کی۔ امریکن مشن سیالکوٹ میں آپ کو بطور فارسی استاد مقرر کیا گیا۔ وہاں سے مستعفی ہونے پر بورڈ مڈل سکول میں ملازمت اختیار کی۔ مگر یہاں بھی استعفیٰ دے دیا اور پبلک تقاریر اور لیکچرز کا سلسلہ جاری کیا۔ ان میں آپ کو دین حق کی حمایت میں پرزور انداز میں اور رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع ملا۔ مذہبی آزادی تھی لہذا پبلک وعظوں اور تقاریر کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں علاقہ بھر میں آپ کو شہرت حاصل ہو گئی۔ لوگ بڑی کثرت سے ان پراثر لیکچروں میں شریک ہوتے۔ آپ کی آواز بڑی دلکش اور مئوثر تھی۔ اتنی پراثر کہ بعض اوقات ہندو اور سکھ بھی تلاوت سن کر از خود رفتہ ہو جاتے۔ غرض جو سنتا محو ہو جاتا۔ آپ کو چار زبانوں عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور اردو میں اتنی مہارت حاصل تھی کہ ان میں فصیح و بلیغ تقاریر کر سکتے تھے۔ عیسائی مشن نے آپ کو دوبارہ ملازمت دینے کی کوشش کی مگر انکار کر دیا۔ جماعت احمدیہ کے پہلے امام حضرت مولانا نورالدین صاحب سے گہرا تعلق تھا۔ اسی بناء پر آپ کو مسلسل چھ ماہ تک کشمیر میں ان کی خدمت میں رہنے کا موقع ملا۔ مارچ ۱۸۸۸ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت بانی سلسلہ کے اول المبایعین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تاریخ احمدیت جلد سوم میں آپ کی شبیہ مبارک کے نیچے سن بیعت ۱۸۸۹ء لکھا ہے۔ اس ضمن میں ماہنامہ احمدیہ گزٹ ٹورنٹو کینیڈا مارچ اپریل ۱۹۸۹ء کے صفحہ ۵۴ پر یہ عبارت درج ہے۔

"۲۳ مارچ لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان کے مکان واقع محلّہ جدید میں بیعت اولیٰ اور جماعت احمدیہ کا آغاز۔ مردوں کے بعد عورتوں نے بیعت کی۔ اول المبایعین حضرت مولانا نورالدین صاحب نیز حافظ حامد علی صاحب حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب۔ حضرت منشی اروڑا خان صاحب پہلی بیعت میں شامل ہوئے۔ انہی ایام میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے بیعت کی۔" آپ کا روحانی تعلق ۱۸۸۹ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ سے قائم ہو گیا تھا اسی تعلق اور فیض صحبت سے آپ کی علمی استعدادوں کو اور جلا ملی۔ ظاہری علوم اور روحانی پاکیزگی کے امتزاج نے آپ کے جوہر نمایاں کئے۔ ۱۸۹۳ء میں آپ ترک وطن کرکے قادیان میں رہائش پذیر ہو گئے۔ مگر مستقل سکونت ۱۸۹۸ء میں اختیار کی۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے مکان کے اوپر کے حصہ میں رہائش رکھی۔ یہاں پانچ وقت نماز اور جمعہ کی نماز کی امامت آپ ہی کے سپرد ہوئی۔ عمر بھر یہ فرائض سرانجام دیئے۔ آپ پہلے نیچری خیالات رکھتے تھے مگر حضرت اقدس کے فیض صحبت نے آپ کے نظریات اور خیالات کو یکسر بدل کر ایک عاشقانہ رنگ میں پیدا کر دیا اور وہ قولی اور قلمی جہاد کے میدان کے ایک جرنیل بن گئے۔

اس روحانی تبدیلی کا ذکر حضرت بانی سلسلہ نے آپ کی وفات کے موقع پر فرمایا۔

"وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔ جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے تو سید احمد کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن اعلانیہ کہا آپ گواہ رہیں کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے۔ ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی...... ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اس واسطے چھوڑی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ان کو ایک نوکری دو سو روپے ماہوار کی ملتی تھی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گذار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ دین حق پر جو اندرونی بیرونی حملے ہوتے تھے ان کے دفاع میں اپنی عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی...... غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔ (بدر ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۳)

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ کی آواز بڑی دلکش اور خوش الحان و مئوثر تھی۔ جس کا اعتراف اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی کیا ہے۔ درج ذیل واقعہ بھی اسی قسم کی شہادت پیش کرتا ہے۔ مورخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد لکھتے ہیں۔

۱۸۹۶ء میں حضرت صاحب کے مکان کے محاصرہ کے وقت خانہ تلاشی سے پہلے نماز مغرب حضرت مولانا عبدالکریم نے پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھا تو حضرت مولانا کی جادو بھری آواز سن کر انگریز کپتان خدا کا پر شوکت کلام سن کر محو حیرت ہو گیا اور اس کی تمام غلط فہمیاں خود بخود دور ہو گئیں۔ وہ تلاشی وغیرہ کا خیال ترک کرکے نماز ختم ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت صاحب سے کہنے لگا کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ ایک راستباز اور خدا پرست انسان ہیں۔ اور جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ آپ لوگ جھوٹ بول نہیں سکتے۔" (تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۴۴)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کو حضرت صاحب سے بہت محبت اور الفت تھی اس کا عملی ثبوت آپ نے یوں پیش کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اپنے خدام میں تحریک فرمائی کہ اعجازی خطبہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے حفظ کیا جائے۔ "اس کی تعمیل میں صوفی غلام محمد صاحب۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے علاوہ بعض اور احباب نے اسے زبانی یاد کیا بلکہ مئوخر الذکر دو...... نے بیت مبارک کی چھت پر مغرب و عشاء کے درمیان حضرت اقدس کی مجلس میں بھی اسے زبانی سنایا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو انتہا ادبی ذوق رکھتے تھے وہ تو اس خطبہ کے اتنے عاشق تھے کہ اکثر اسے سناتے رہتے تھے اور اس کی بعض عبارتوں پر تو وہ ہمیشہ وجد میں آجاتے"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۹۳، ۹۴)

آپ کے اس جذبہ الفت و محبت اور فدائیت کو دیکھئے کہ جس اینٹ پر حضرت صاحب نے دعا کی تھی اسے سینہ سے لگا لیا۔ یاد رہے کہ یہ اینٹ مینارہ...... کی بنیاد میں رکھی جانی تھی۔ تفصیل کچھ یوں ہے۔ دعا کے بعد آپ (حضرت صاحب) نے اس اینٹ پر جو حکیم فضل الٰہی صاحب لائے تھے' دم کیا اور...... ارشاد فرمایا کہ آپ اس کو مجوزہ (مینارہ......) کے مغربی حصہ میں رکھ دیں۔ حکیم صاحب موصوف اور دوسرے احباب یہ مبارک اینٹ لے کر جب بیت اقصیٰ پہنچے تو راستہ میں مولوی عبدالکریم صاحب نماز جمعہ پڑھا کر واپس آرہے تھے مولوی صاحب کا معمول تھا کہ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر دیر تک بیت اقصیٰ میں بیٹھتے تھے۔ علم و حکمت کی یہ بڑی پرکیف محفل ہوتی جس میں باہر سے آنے والے احباب آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور آپ سے استفادہ کرتے تھے۔ اس دن بھی حسب معمول دیر سے آرہے تھے راستہ میں جب یہ حال آپ کو معلوم ہوا تو آپ رقت سے بھر گئے اور یہ اینٹ لے کر اپنے سینہ سے لگائی اور بڑی دیر تک دعا کرتے رہے اور فرمایا کہ یہ آرزو ہے کہ یہ کام فرشتوں میں شہادت کے طور پر رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۱۲۸)

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے سفر قادیان کے دوران حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے ملاقات کا ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کتنے اعلیٰ اخلاق کے حامل اور کتنے مہمان نواز تھے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"انجمن کے جلسے میں (لاہور) قادیان کے کئی شخصوں سے ملاقات ہو گئی تھی۔ انہی میں مولوی یعقوب علی ایڈیٹر "الحکم" بھی تھے۔ انہوں نے بھی حسب عادت بہت اصرار کیا تھا کہ میں قادیان جاؤں اور وعدہ لیا تھا کہ روانگی سے پہلے اطلاع دے دینا لیکن میں نے کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ ایک درخت کے نیچے چارپائی پر مولوی عبدالکریم بیٹھے تھے۔ میں نے ان کو بیساکھی سے جو پاس پڑی تھی پہچان لیا کہ مولوی عبدالکریم ہی ہیں کیونکہ میں پہلے سن چکا تھا ان کے بعض عزیز والد مرحوم کے مرید تھے اور کلکتے میں ذکر کیا کرتے تھے۔ میں ان سے ملا اور اپنے آنے کا مقصد مرزا صاحب کی ملاقات بتلایا۔ وہ بڑے اخلاق سے ملے اور فوراً لوگوں سے کہا کہ میرے لئے کھانا لے آئیں اور کہا کہ "اکرام ضیف" تو ہمارا فرض ہے۔ میں یکے کے سفر اور کچی سڑک کی وجہ سے ہچکولوں سے بالکل چور ہو رہا تھا۔ عشاء کی نماز مولوی عبدالکریم کے پیچھے پڑھ کے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور صبح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو چار بجے اٹھا تو نماز کے چبوترے پر لوگوں کو نماز صبح کے لئے تیار پایا اور اس سے طبیعت متاثر ہوئی۔(-) مولوی عبدالکریم صاحب (-) نے مجھے پھر مولانا نورالدین (-) اور جماعت کے بڑے لوگوں سے ملایا"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۴۰۹، ۴۱۰)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو حضرت بانی سلسلہ سے جو دلی عقیدت و محبت تھی اور آپ کی دعاؤں کے قبول ہونے پر جو یقین تھا اس کا اظہار آپ کے افتتاحی خطاب بر موقع افتتاح تعلیم الاسلام کالج سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ حضرت صاحب بوجہ ناسازی طبع "تشریف نہ لاسکے تھے۔ فرمایا۔

"حضرت صاحب نے مجھے ایک پیغام دے کر روانہ کیا ہے میں نے (حضرت صاحب) کی خدمت میں تشریف آوری کے واسطے عرض کی تھی۔ آپ نے فرمایا میں اس وقت بیمار ہوں حتیٰ کہ چلنے سے بھی معذور ہوں لیکن وہاں حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہاں کر سکتا ہوں کہ ادھر جس وقت جلسہ کا افتتاح ہو گا میں بیت الدعا میں جا کر دعا کروں گا یہ حکم اور وعدہ حضرت صاحب بہت خوش کن اور امید دلانے والا ہے۔ اگر آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا اور اگر اب نہیں لائے تو دعا فرماویں گے اور یہ بھی خیر و برکت کا موجب ہو گی"

(تاریخ احمدیت جلد ۳ ص ۳۲۲)

حضرت صاحب کی کتب کے انگریزی ترجمہ اور انگریزی رسالہ کے اجراء کے لئے جو انجمن معرض وجود میں آئی۔ (انجمن اشاعت.....) کے سرپرست حضرت صاحب بانی سلسلہ ہی کے ذریعہ باقی جو عہدیدار نامزد ہوئے۔ یہ تھے۔

پریذیڈنٹ۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب۔ وائس پریذیڈنٹ۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ سیکرٹری۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ مولوی محمد علی صاحب۔ فنانس سیکرٹری۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہاؤس لاہور۔ محاسب۔ میاں تاج دین صاحب لاہوری۔ رسالہ کے اجراء کے لئے ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز تشکیل دیا گیا جس کے تحت ۲۰ ممبرز تجویز ہوئے۔ رسالہ کا نام بورڈ آف ڈائریکٹرز نے The Review Of Religions تجویز کیا۔ (ممبروں کے ناموں میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا نام چوتھے نمبر پر درج ہے)

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۱۷۱)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت صاحب بانی سلسلہ کے اکثر پبلک لیکچر مولوی عبدالکریم صاحب کو پڑھنے کا موقع ملا۔ چند ایک لیکچرز کے اسماء یہ ہیں۔(۱) جلسہ مذاہب اعظم لاہور ۱۸۹۶ء (۲) لیکچر لاہور ۳۔ ستمبر ۱۹۰۴ء) (۳) لیکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء۔ لیکچر سیالکوٹ کے موقع پر حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ ایک کرسی پر حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب اور دوسری کرسی پر ایک میز کے سامنے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تشریف فرما تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد ۳ ص ۳۸۴)

آپ کی وفات ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو بدھ کے روز۔ اڑھائی بجے بعد دوپہر وقوع پذیر ہوئی۔ قبل ازیں آپ ۵۱ دن کاربنکل (سرطان) کے عارضہ سے، صاحب فراش رہے۔ پہلے آپ کو امانتاً دفن کیا گیا پھر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بہشتی مقبرہ میں جنازہ کے بعد دفن کیا گیا اور یوں آپ کی تدفین سے بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی تالیفات درج ذیل ہیں۔

۱۔ لیکچر گناہ۔ ۲۔ لیکچر (حضرت بانی سلسلہ) نے کیا اصلاح و تجدید کی۔ ۳۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ۴۔ اثبات خلافت شیخین۔ ۵۔ خلافت راشدہ حصہ اول۔ ۶۔ القول الفصیح فی اثبات حقیقتہ...۔ ۷۔ دعوۃ الندوہ۔ ۸۔ خطبات کریمیہ۔ ۹۔ الفرقان (خلافت راشدہ حصہ دوم۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۴۲۱)

آپ کی وفات حسرت آیات کے موقع پر درج ذیل بزرگوں اور احباب نے زبانی اور تحریری آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ ۱۔ حضرت صاحب بانی سلسلہ۔ ۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ ۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ ۴۔ ایڈیٹر الحکم شیخ یعقوب علی صاحب۔ ۵۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی۔ ۶۔ شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کیمپ انبالہ۔ ۷۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ۸۔ ذوالفقار علی خاں صاحب میرٹھ۔ ۹۔ ابو یوسف مبارک علی صاحب احمدی سیالکوٹی۔ ۱۰۔ محمد عبدالمجید امجد ایف اے اسلامیہ کالج لاہور۔ ۱۱۔ محمد یوسف صاحب مردان۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو وہ الفت و محبت جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے تھی کا کچھ مزید ذکر کیا جائے تا پتہ چلے کہ محب اور محبوب بظاہر دو وجود ہوتے ہیں مگر روح ایک ہوتی ہے۔ گویا یک جان دو قالب والا محاورہ صادق آتا ہے۔ سو ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حضرت مولوی صاحب شدید بیمار تھے حضرت صاحب کی طبیعت کئی رات بالکل نہ سو سکنے کی وجہ سے گو بہت مضمحل ہو گئی مگر اس اضمحلال نے آپ کو تھکایا نہیں۔ ایک دن فرماتے تھے "کہ میں نے بہت دعا کی ہے اس قدر دعا کی ہے کہ اگر تقدیر مبرم نہیں تو (اللہ نے چاہا تو) بہت مفید ہو گی پھر فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر میں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا"۔

(الحکم نمبر ۳۱ جلد ۹۔ ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء)

۲۔ ایک دن بعض خدام کے عرض کرنے پر کہ حضرت صاحب اس وقت جا کر آپ آرام کرلیں فرمایا "یہ اپنے اختیار میں تو نہیں۔ میں کیونکہ آرام کر سکتا ہوں جب کہ میرے دروازہ پر ہائے ہائے کی آواز آتی ہے میں اس قلق اور کرب کو جو مولوی صاحب کو ہوا دیکھ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے میں اوپر نہیں گیا"۔

(الحکم نمبر ۳۱ جلد ۹۔ ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء)

۳۔ حضرت مولوی عبدالکریم کے ذکر پر حضرت صاحب نے فرمایا۔ (۲۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر)

"مولوی صاحب ہر تقریب اور ہر جلسہ پر یاد آجاتے ہیں۔ ان کے سبب لوگوں کو فائدہ ہوتا تھا۔ وہ بڑی زبردست تقریر کرنے والے تھے۔ میں نے مقابلہ کرکے خوب دیکھا ہے ان کے اندر محبت اور اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور بجز اس کے میں سمجھتا ہوں اور کچھ تھا ہی نہیں۔ اور اس حد تک تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ دوسروں میں وہ نہیں۔ میں ان سے بہت عرصہ سے واقف ہوں۔ اس وقت بھی میں نے ان کو دیکھا تھا جب وہ نیچری تھے اس وقت بیعت بھی کرلی تھی۔"

(الحکم نمبر ۴۲ جلد ۹۔ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء)

آپ کے نام کو زندہ رکھنے اور روح کو ثواب پہنچانے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر پہلے قرآن شریف کی جماعت کھولی گئی جس نے بعد میں مدرسہ احمدیہ کی شکل اختیار کرلی۔ آج بھی جامعہ احمدیہ انہی کی یادگار ہے۔

مضمون کے آخر میں ان کی وفات پر حضرت صاحب نے جو دردانگیز مرثیہ لکھا اور وہ آپ کے لوح مزار پر مرقوم ہے۔ کے چند اشعار مع ترجمہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

کے تواں کردن شمار خوبی عبدالکریم
آنکہ جان داد از شجاعت بر صراطِ مستقیم
حامی دین آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارف اسرارِ حق گنجینہ دینِ قویم
گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے بایں صفا دُرِّ یتیم
اے خدا بر تربت او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

ترجمہ:۔ یعنی عبدالکریم کی خوبیاں کیونکر گنی جا سکتی ہیں جس نے شجاعت کے ساتھ صراط مستقیم پر جان دی۔ وہ جو دین حق کا حامی تھا اور جس کا خدا نے لیڈر نام رکھا تھا۔ وہ خدائی اسرار کا واقف تھا اور دین متین کا خزانہ۔ اگرچہ آسمان نیکوں کی جماعت بکثرت لاتا رہتا ہے مگر ایسا شفاف اور قیمتی موتی ماں بہت کم جنا کرتی ہے۔ اے خدا اس کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرما اور نہایت درجہ فضل کے ساتھ اسے جنت میں داخل کردے۔

(تاریخ احمدیت جلد ۳ ص ۴۲۰)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

بقیہ صفحہ ۳

سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا۔ اور وہ جو خدا کے ( ) کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور جو خدا کے ( ) کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تو اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ۔ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر، تا تم پر رحم ہو۔

دعا ایک زبردست طاقت ہے

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا کو آزمانا ہے اور نرے اسباب پر گر رہنا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

> آج کی عصر حاضر کی تاریخ میں کوئی قوم ایسی نہیں جس پر ایسا ظلم کیا گیا ہو جیسا بوسنین پر ظلم کیا گیا ہے۔
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا کی جنگ

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ پانچ ملکوں کا رابطہ گروپ بوسنیا کے خلاف سخت پابندیاں عائد کرنے کے حق میں ہے۔ فرانس کے وزیر دفاع نے کہا کہ ان کا ملک پابندیاں عائد کرنے اور بوسنیا کے اندر غیر فوجی علاقے قائم کرنے کے حق میں ہے۔ تا کہ سربوں پر دباؤ ڈالا جا سکے کہ وہ امن منصوبے کو قبول کرلیں۔ فرانسیسی وزیر نے کہا کہ بوسنیا پر سے اسلحہ کی فراہمی پر سے پابندی اٹھانا مناسب نہیں ہوگا اس سے جنگ ختم کرنے میں کوئی مدد نہ ملے گی بلکہ جنگ کا دائرہ وسیع ہوگا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اگر اور کوئی چارہ نہ رہا تو پھر ہتھیاروں پر سے پابندی ہٹانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر یک طرفہ طور پر ہتھیاروں کی فراہمی پر سے پابندی ہٹا دی گئی تو اس سے اقوام متحدہ کی امن فوج کو اپنا کام سر انجام دینا مشکل ہو جائے گا۔ اگر یہ پابندی ہٹا دی گئی تو جنگ یک دم بھڑک اٹھے گی اور سراجیوو کا محاصرہ دوبارہ کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر پانچ ملکی رابطہ گروپ کی طرف سے امن قائم کرنے کی کوششیں اس ہفتہ تک کامیاب نہ ہو سکیں۔ تو اقوام متحدہ سے کہا جائے گا کہ وہ ایک طویل تر جنگ کے لئے تیار رہے۔ اس کے بعد بوسنیا کے سربوں پر بمباری کی جائے گی جو شدید بھی ہو سکتی ہے۔ ان کے ریل اور سڑک کے ذرائع اور فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا جائے گا۔ فرانسیسی نمائندے نے کہا کہ اگر امن کوششیں ناکام ہو گئیں تو ہم پیچھے ہٹ جائیں گے اور پھر صرف منتخبہ جگہوں پر نہیں بلکہ سربوں پر وسیع بمباری کی جا سکے گی۔

لاؤس کا مسئلہ

دنیا بھر میں چاول زیادہ پیدا کرنے والوں میں ہند چینی ممالک نمایاں ہیں۔ ان میں سے ایک ملک لاؤس میں آج کل ایک عجیب صورت حال ہے وہاں پر سے چاول کے ٹرک بیرونی علاقوں میں برآمد کے لئے جانے کی بجائے وہاں پر چاولوں سے بھرے ہوئے امدادی ٹرک آرہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چاول کی کاشت کے لئے معروف یہ علاقہ خشک سالی کا اس بری طرح شکار ہو گیا ہے کہ حکومت کو مجبوراً عالمی اداروں سے درخواست کرنا پڑی ہے کہ وہ بھوک اور فاقہ کشی کے مارے کسانوں کو خوراک فراہم کرنے کے لئے اس کی امداد کریں۔ لاؤس کے رہنے والوں نے بتایا ہے کہ یہاں پر تازہ فصل بوئی ہی نہیں جا سکی۔ پانی کی کمی کا یہ عالم ہے کہ کھیت تیار ہی نہیں کئے جا سکے۔ یاد رہے کہ چاول کی فصل بڑی مقدار میں پانی مانگتی ہے۔ فصل بیجے جانے کے وقت اور فصل کی نشوونما کا بیشتر عرصہ کھیت پانی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس علاقے میں کثرت سے بارشیں بھی ہونی چاہئیں اور پانی کے متبادل ذرائع بھی موجود ہونے چاہئیں۔ لاؤس میں دیگر ہند چینی ممالک کی طرح بارشیں کثرت سے ہوا کرتی تھیں لیکن پانی کے متبادل ذرائع موجود نہ تھے۔ اب دو سال سے خشک سالی کی وجہ سے فصل سخت متاثر ہوئی ہے اور کسان فاقوں کا شکار ہیں۔ اپنی پیٹھوں پر بانس کی تیلیوں سے بنی ہوئی ٹوکریاں اٹھائے ہوئے عورتیں اور لڑکے فصل کاٹنے جاتے نہیں دکھائی دیتے بلکہ امدادی چاول کے حصول میں دوڑے جاتے دکھائے دیتے ہیں۔

روانڈا / مرنے والوں کی تدفین

روانڈا کے مہاجرین ہیضہ کے ہاتھوں اس تیزی سے موت کا شکار ہو رہے ہیں کہ ان کی تدفین ایک بہت بڑا مسئلہ بن گئی ہے۔ اقوام متحدہ نے امریکہ سے خصوصی طور پر درخواست کی ہے کہ مرنے والے روانڈا کے لوگوں کو دفن کرنے کے لئے مدد کی جائے۔ غالباً دنیا میں اپنی قسم کی یہ انوکھی مدد ہوگی کہ میزبان ملک مہاجرین کو زندگی تو دے نہیں سکتا۔ موت کے بعد تدفین بھی نہیں کر سکتا۔ انسانی بے چارگی کی یہ مثال تاریخ میں کم ہی ملے گی۔

گوما (زائر) سے حاصل ہونے والی اطلاعات کے مطابق روزانہ ١٨٠٠ روانڈا کے لوگ ہیضہ سے مر رہے ہیں۔ امریکہ کے جو فوجی یہاں پہنچے ہیں ان کے ذمے مہاجرین کو صاف پانی کی فراہمی تھی۔ لیکن اب ان کو مرنے والوں کی تدفین کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

جھیل کیوو میں صاف پانی کا جو پلانٹ لگایا گیا اس کے ذریعے ایک ملین (دس لاکھ) لوگوں کو صاف پانی ملنے لگے گا۔ اس کے بعد اور پلانٹ بھی لگائے جا رہے ہیں۔ مرنے والوں کی لاشیں ادھر ادھر پڑی سڑ رہی ہیں جس سے فضا بے حد متعفن ہو رہی ہے اور مہاجرین کے پاس اتنی بھی سکت نہیں کہ اپنے مرنے والوں کو دفنا سکیں۔ ایسی لاشیں جن کو ان کے لواحقین سپرد خاک نہیں کر سکتے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں کی تعداد میں ضرور پڑی ہیں۔ اور ان سے جو ماحولیاتی آلودگی پھیل رہی ہے اس کے نتیجے میں اور زیادہ بیماریاں پھوٹ پڑنے کا خوفناک اندیشہ لاحق ہو رہا ہے۔

ادھر اقوام متحدہ نے اپنے رکن ممالک سے فوری درخواست کی ہے کہ وہ روانڈا میں امن کے قیام کے لئے اپنی تربیت یافتہ افواج بھیجیں تاکہ مہاجرین کے ایک اور ہولناک سیلاب کو روکا جا سکے۔ اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری نے بتایا کہ ڈھائی ہزار فرانسیسی فوجی اگست کے آخر میں واپس چلے جائیں گے۔ ہم وقت کے خلاف دوڑ رہے ہیں۔ امن افواج کو روانڈا میں فوری طور پر تعینات کر دینا چاہئے تاکہ روانڈا کے لوگوں کو تحفظ حاصل ہو سکے اور جو مہاجرین واپس آرہے ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ کیونکہ مہاجرین کی واپسی ہی اس مسئلے کا دیرپا حل ہے۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے کہا ہے کہ اگر ممبر ممالک نے فوری طور پر اس پر توجہ نہ دی تو مہاجرین کا المیہ طول پکڑ جائے گا اور زیادہ گہرا ہو جائے گا۔ اور یہ مسئلہ دنیا بھر کے ضمیر پر ہمیشہ کے لئے ایک بوجھ بن کر رہ جائے گا۔ اقوام متحدہ کے نمائندے نے کہا کہ فرانسیسی فوج نے بڑی کامیابی سے جنوب مغربی روانڈا کا تحفظ کیا تھا اور علاقے میں امداد پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ یہ المیہ ہوگا اگر ہم فرانسیسی فوجیوں کی جگہ مزید فوجی نہ بھجوا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر فرانسیسی فوجیوں کی واپسی سے پہلے پہلے مزید فوجی نہ بھجوائے گئے تو اس علاقے سے ٨ سے دس لاکھ تک افراد مہاجرین بن کر زائرے چلے جائیں گے۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ اس بارے میں کوئی شبہ نہیں انہوں نے کہا کہ اگر رکن ممالک نے سستی دکھائی جیسا کہ ہم ماضی میں کر چکے ہیں تو مزید ہزاروں لاکھوں جانیں خطرہ میں پڑ جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر روانڈا کے مسئلے پر بروقت اور تیز رفتاری سے توجہ دی جاتی تو ہزاروں جانوں کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا تھا۔

نیا افغان سمجھوتہ

افغانستان کے صدر مسٹر برہان الدین ربانی نے نئے افغان سمجھوتے کے تحت صدارت چھوڑنے پر آمادگی ظاہر کی ہے تاکہ افغانستان میں خانہ جنگی ختم کی جا سکے اور امن کا قیام ہو سکے۔ نئے امن منصوبے کے تحت ایک ٦٥ رکنی پینل بنایا جائے گا۔ جس کا کام رابطہ کرنا ہوگا۔ ٢٣۔ اکتوبر تک ملک کی قومی اسمبلی مقرر کی جائے گی جو کہ صدر ربانی کے جانشین کا انتخاب کرے گی۔ یہ کمیٹی انتخابات سے پہلے عبوری صدر کا نام بھی تجویز کرے گی جو صدر ربانی کی جگہ کام کر سکے گا۔

صدر ربانی نے جو ہرات کے دارالحکومت میں کابل سے پہنچے تھے اس نئے امن سمجھوتے کی تفاصیل بیان کیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ اس سمجھوتے کے تحت اقتدار کی منتقلی کے لئے تیار ہیں۔ نئی کمیٹی شوریٰ کے ایک خصوصی اجلاس میں مقرر ہوئی جس میں ایک ہزار سے زائد نمائندگان نے حصہ لیا۔ اقوام متحدہ کے نمائندے اور مغربی ممالک میں موجود ١٠٠ کے قریب افغان بھی اس میں شامل تھے۔ شاہ امان اللہ کا ٦٠ سالہ بیٹا احسان اللہ جو سوئٹزرلینڈ میں انجنیئر ہے وہ بھی اس میں شامل تھا۔ اس کمیٹی میں ملک کے تمام ٣٢ صوبوں کے نمائندگان' نو مجاہد تنظیموں میں سے ایک ایک نمائندہ' ٢٤ وکلاء' یونیورسٹی کے پروفیسر' سپریم کورٹ کے جج صاحبان' اور علماء شامل تھے۔ یہ گروپ ایک ہفتے کے اندر اندر تمام متعلقہ فریقوں سے ملاقات کرے گا۔ اور مستقبل کے لائحہ عمل کو آخری شکل دے گا۔

ہندوستانی اخباروں میں مقابلہ

ہندوستان کے بڑے اخباروں میں قیمت کے معاملے پر جو لڑائی ہو رہی ہے اس سے عام قاری تو خوش ہے لیکن چھوٹے اخبار سخت خطرے سے دوچار ہو گئے ہیں اور خدشہ ہے کہ ان میں سے بعض اخبار بالکل ہی بند نہ ہو جائے۔ ہندوستان کے ایک بڑے انگریزی اخبار ہندوستان ٹائمز نے جو دہلی میں سب سے زیادہ بکنے والا اخبار ہے اپنی قیمت ایک تہائی کم کر دی ہے۔ اب یہ اخبار صرف ڈیڑھ روپے میں بک رہا ہے اس اخبار نے ایسا اپنے بڑے حریف دی ٹائمز آف انڈیا کو شکست دینے کے لئے کیا ہے۔

ٹائمز آف انڈیا کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر امیشن چندرہ نے کہا کہ آپ اس کو جنگ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ اخبار ملک کا سب سے پرانا اخبار ہے جو ١٩٣٨ء میں جاری ہوا۔ اور اس وقت نئی دہلی اور بمبئی سمیت ملک کے ٦ شہروں سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت کم کرنے کا یہ فیصلہ ٹائمز آف انڈیا کا تھا جو اشاعت کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ اس نے اپنی قیمت کم کر کے ڈیڑھ روپیہ کردی تھی۔

یہ ہندوستانی اخبار اپنی قیمتوں میں کمی کا موازنہ برطانوی اخبارات سے کر رہے ہیں جہاں قیمت کم کرنے کا رجحان شروع ہے۔ ان اخبارات کے مخالفین نے اس کو تجارتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصولوں کی نفی قرار دیا ہے۔ لیکن اس بارے میں کوئی قطعی رائے نہیں دی جاسکتی۔

قیمتیں کم کرنے کا فوری نقصان ہاکروں کو ہوا ہے جن کی کمیشن بہت کم ہو گئی ہے چنانچہ انہوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ جبکہ اخبار ٹائمز آف انڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ قیمت کم کرنے سے اس کے خریداروں میں ۳۰ ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ ٹائمز نے ہندوستان ٹائمز پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ہڑتال کروائی ہے۔ ہندوستان ٹائمز نے جس کی اشاعت ۳ لاکھ ۴۳ ہزار ہے۔ ٹائم آف انڈیا کے اس الزام کی تردید کی ہے جس کی اشاعت ایک لاکھ ۴۰ ہزار ہے۔

عام طور پر ہندوستان میں انگریزی اخباروں کی قیمت دو روپے سے دو روپے تیس پیسے تک ہے۔

یاد رہے کہ پاکستان میں اردو ہو یا انگریزی اخبار ہو اس کا روزانہ کا شمارہ ۵ روپے میں اور جمعہ ایڈیشن ۶ روپے میں فروخت ہوتا ہے۔ اور ماضی میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی اخبار نے اپنی قیمت کم کی ہو۔ ہمیشہ سال دو سال کے بعد قیمت میں اضافہ ہی کیا جاتا رہا ہے۔ پاکستان میں قارئین اکثر یہ شکایت کرتے ہیں کہ اخبارات کی قیمتیں ان کی قوت خرید سے تجاوز کر رہی ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب سابق باغبان ناصر آباد و نواز آباد فارم سندھ کی اہلیہ محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ گزشتہ چند ماہ سے دماغ میں رسولی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالحق سیٹھی صاحب ربوہ عرصہ اڑھائی سال سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ اب پیشاب کی تکلیف بھی ہے۔

ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ وحیدہ بیگم بنت مکرم فتح محمد صاحب وصیت نمبر ۱۱۰۰۴ نے ۱۹۴۸ء میں وصیت کی تھی ۱۹۵۸ء تک موصیہ کا ایڈریس یہ تھا "C/O مکرم مرزا عبدالرشید صاحب '۳۔ ابراہیم جی حکیم جی بلڈنگ ٹیلکم داس واد ھومل روڈ رام سوامی کراچی"۔

اس کے بعد ان کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی کو علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۹۶ میں محمد منیر ولد میاں محمد الدین قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارلصدر جنوبی گول بازار ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۴۔۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد منیر پان فروش بالمقابل سیٹھی سیڈیکو گول بازار ربوہ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹ گول بازار ربوہ گواہ شد نمبر۲ ارشد احمد فاروقی ولد مبارک احمد انور فاروقی گول بازار ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۹۷ میں ثمرہ افتخار بنت راجہ محمد افتخار انور صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۲۔۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی ۴ تولہ مالیتی سولہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمرہ افتخار ۱۴/۵۳۔۱۳ دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ راجہ محمد افتخار انور والد موصیہ گواہ شد نمبر۲ سید مبشر احمد ایاز وصیت نمبر ۲۳۱۳۳

مسل نمبر ۲۹۵۹۸ میں امتہ الحی قمر زوجہ منیر احمد سنوری قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲۰ کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۵۔۳۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی چوڑیاں ۱۰ تولہ مالیتی ۴۵۰۰۰/ (۲) طلائی ٹکہ مع ملاوٹ ۱/۲ ۱ تولہ ۵۰۔ ۱۶۶۴ روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحی قمر ۲۲۰ کریم بلاک ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ گواہ شد نمبر۲ منیر احمد سنوری خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۵۹۹ میں نسیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا منیر اللہ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۵۔۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۲۱۳ گرام ۵۳۰۔ ملی گرام مالیتی۔ ۶۷۱۲ روپے (۲) حق مہر وصول شدہ ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیمہ بیگم ۲۶ النور ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ صدر حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۲ رانا منظور احمد صاحب ابن رانا مبارک احمد ۲۶ النور ستلج بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۶۰۰ میں زاہدہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا راشد بیگ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۰۶ بلاک اے گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۴۔۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۷ تولہ ۱۱ ماشے ۷ رتی مالیتی۔ ۲۶۵۰۰ روپے اور حق مہر وصول شدہ دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ بیگم معرفت چوہدری ارشاد احمد مبارک ایڈووکیٹ ۳۲۶ بلاک اے گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر۱ ارشاد احمد ورک وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ گواہ شد نمبر۲ ثاقب مصطفیٰ مسل نمبر ۲۹۴۲۹۔

مسل نمبر ۲۹۶۰۱ میں ثمرہ راحت بنت راحت حسین صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۰۸ اے بلاک گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۴۔۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمرہ راحت ۶۰۸ بلاک گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر۱ ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ لاہور گواہ شد نمبر۲ عفت یاسمین وصیت نمبر ۲۴۹۰۸ لاہور۔

دردوں سے فوری نجات

پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے مؤثر

24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ

فون: 04524 771/211283

فیکس 04524-212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- اگست-1994ء
دھوپ اور گرمی کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم کو بھارت کی بالادستی کسی صورت قبول نہیں۔ پاکستان امن چاہتا ہے لیکن بھارت کے پرتھوی اور اگنی میزائل کے تجربے نے امن کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ہمارا ایٹمی پروگرام پرامن ہے لیکن امریکہ پریسلر ترمیم کے ذریعے ہم سے امتیازی سلوک کر رہا ہے۔ امریکی سفیر سے بات چیت کے دوران انہوں نے کہا کہ قابض بھارتی فوج ۶۰ ہزار نہتے کشمیروں کے خون سے ہولی کھیل چکی ہے اتنی ہی تعداد کو اپاہج بنا دیا گیا ہے لیکن عالمی رائے عامہ کی خاموشی تعجب انگیز ہے امریکی سفیر نے کہا کہ ان کا ملک کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی مذمت کرتا ہے۔ امریکہ اس تنازعہ میں اہم کردار ادا کرے گا۔

○ سندھی روزنامہ "جاگو" سے ایک انٹرویو میں وزیر اعظم نے کہا ہے کہ حکومت کسی بھی قوت سے بلیک میل نہیں ہوگی۔ ایم کیو ایم سے دہشت گردی کے مکمل خاتمہ کی بنیاد پر مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ اس نے بات چیت کے لئے ہماری شرائط کا جواب تک نہیں دیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ جو خانہ شماری کی جا چکی ہے اس کی بنیاد پر مردم شماری کے نتیجے میں پنجاب کی ۲۲ سیٹیں کم ہو جائیں گی انہوں نے مردم شماری سے قبل از سر نو خانہ شماری کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ سرحد کو بھی اپنی نشستیں کم ہونے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساری خرابی کی وجہ جام صادق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹو متاثرین کو چار ارب روپے کے بانڈز جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ۲۵۔ ہزار تک کے باقی کھاتہ داروں کو ایک ہفتے کے اندر ادائیگی کر دی جائے گی۔

○ مقدمہ بغاوت کے نامزد ملزم میجر عامر کے بھائی اور جماعت اشاعت توحید و سنت کے امیر مولانا محمد طیب نے کہا ہے کہ میجر عامر ہماری اپنی جیل میں ہے اسے بینظیر کی غیر اسلامی حکومت گرفتار نہیں کر سکتی۔ نواز شریف ہمارے قائد ہیں وہ جب حکم دیں گے ہم اسے پیش کر دیں گے۔ مولانا طیب نے کہا کہ دار العلوم پنج شیر کی بے حرمتی کے خلاف تین اگست سے پورے صوبے میں تحریک شروع کی جائے گی۔ اس موقعہ پر اعجاز الحق اور سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ پیر صابر شاہ نے کہا ہے کہ میجر عامر قومی ہیرو ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ نواز شریف کو پھنسانے کی حکومتی سازش ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم برسر اقتدار آکر صدر اور وزیر اعظم پر غداری کا مقدمہ بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کی کرپشن کے ٹھوس ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں انہوں نے کہا کہ میں سابق صدر ضیاء الحق کی برسی میں ضرور شامل ہونگا۔

○ صدر نے وزیر اعظم سے کہا ہے کہ سینٹ پر توجہ دی جائے۔ پے در پے ناکامیوں سے حکومت کی ساکھ مجروح ہو رہی ہے۔

○ نواز شریف کے لئے ہیلی کاپٹر درآمد کرنے والی کمپنی کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ نے سوال کیا کہ اپوزیشن لیڈر نے ہیلی کاپٹر کیوں منگوایا قائد اعظم تو ٹرین میں سفر کرتے تھے عدالت نے کہا کہ درخواست دہندہ کو چاہئے کہ وہ سادگی اختیار کرے۔

○ ڈھوڈک آئل فیلڈ کا محاصرہ جاری ہے۔ پنجاب کانسٹیبلری اور فرنٹیئر کور کے مزید دستے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ بارشوں اور طغیانی کے باعث قبائلیوں سے مذاکرات نہیں ہو سکے۔

○ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کے خلاف تحریک استحقاق سینٹ میں باضابطہ قرار دے دی گئی۔ وزیر قانون نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ صدر ایک دن کے نوٹس پر بھی اجلاس بلا سکتے ہیں۔

○ لیہ کی سرکاری مسجد میں نماز باجماعت اور جمعہ کے خطبہ پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ پیش امام کو جبری رخصت پر بھیج دیا گیا ہے۔ پیش امام پر الزام ہے کہ وہ دیوبندی مسلک کا پرچار کرتے تھے۔ یہ فیصلے امن کمیٹی ضلع لیہ، سنی تحریک اور مقامی انتظامیہ نے مشترکہ طور پر کئے۔

○ بنگلہ دیش کے اٹارنی جنرل نے کہا ہے کہ توہین رسالت کا قانون بنیادی انسانی حقوق کے منافی ہے۔ بنگلہ دیش کے دانشوروں اور صحافی حلقوں نے کہا ہے کہ اس قانون کے نفاذ سے مخالفین کو انتقام کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔

○ کراچی میں پیلی ٹیکسی میں سوار افراد نے فائرنگ کر کے انجینئرنگ انسٹی ٹیوٹ کے سوئس پرنسپل کو ہلاک کر دیا حملہ آور سواد اہل سنت کے مولانا اسفندیار کو نشانہ بنانا چاہتے تھے مگر گاڑیوں کے رنگ اور ماڈل سے دھوکہ کھا گئے۔

○ حکومت نے ییلو کیب گاڑیوں کو پرائیویٹ کاروں میں تبدیل کرنے کی منظوری دے دی ہے گاڑیوں کے مالکان کو کل مالیت کا ۱۰ فیصد بطور انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

○ بلوچستان اسمبلی کے قائد حزب اختلاف مسٹر اختر مینگل نے کہا ہے کہ اگر نواز شریف کو ان کے ملکی آقاؤں کی طرف سے "سگنل" مل گیا تو بینظیر اپنی حکومت نہ بچا سکیں گی لیکن اگر سگنل نہ ملا تو نواز شریف کا لانگ مارچ بھی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

○ کراچی کے بلدیہ ٹاؤن میں ناکہ بندی ختم کر دی گئی اور لوگوں کو اشیاء ضرورت خریدنے کی اجازت دے دی گئی۔ تاہم شام کو قانون نافذ کرنے والے ادارے واپس آئے اور گھر گھر چھاپے مار کر متعدد افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ میجر عامر کے خلاف کارروائی پر سینٹ میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ حکومتی اراکین نے میجر عامر سمیت حزب اختلاف کے اراکین پر بے غیرت ہونے کا الزام عائد کیا۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ میجر عامر کو باندھ کر واپس لایا جائے گا۔

عنقریب اشتہاری ملزم قرار دے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میجر عامر کی جائیداد کی چھان بین کی جا رہی ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ذوالفقار مگسی نے کہا ہے کہ اگر پیپلز پروگرام کے بارے میں ہمیں اعتماد میں لیا جائے تو اعتراضات ختم ہو سکتے ہیں۔ اس پروگرام پر جہاں منتخب نمائندوں کے ذریعے عمل کیا جا رہا ہے ہمیں اعتراض نہیں۔

○ اقوام متحدہ کی اجازت کے بعد پی آئی اے کا ایک طیارہ کمرشل فلائٹ پر بغداد جا کر واپس آگیا۔ تاہم اقوام متحدہ نے پی آئی اے کو مزید پروازوں کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ چار سال کے بعد یہ پہلی کمرشل فلائٹ تھی جو بغداد آئی اس میں مقدس مقامات کے زائرین سوار تھے۔ بیت المقدس کے جلاوطن امام نے فلائٹ بھیجنے پر وزیر اعظم کو پاکستان کا جرأت مند حکمران قرار دیا ہے۔

○ حکومت نے ضیاء الحق کے دور میں نافذ کیا جانے والا لوکل باڈیز آرڈیننس مکمل طور پر منسوخ کر کے نیا آرڈیننس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئے آرڈیننس میں بلدیاتی اداروں کے اختیارات بڑھا دیئے جائیں گے۔ طریق انتخاب بدل دیا جائے گا۔ ووٹر کی عمر کم کر دی جائے گی۔ ووٹ کا استعمال لازمی قرار دیا جائے گا۔ خواتین کو مساوی نمائندگی ملے گی۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بینظیر اور مرتضیٰ ایک ہیں مرتضیٰ وزیر اعظم نہیں بننا چاہتا لیکن اگر آئندہ انتخابات میں عوام نے انہیں منتخب کیا تو ایسا ہو سکتا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے الزام لگایا ہے کہ سابق حکومت نے فوج کو جمہوریت کے خلاف سازشوں کے لئے استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ میجر عامر کی روپوشی سے۔ شبہ یقین میں بدل گیا ہے کہ وہ جمہوری حکومت کے خلاف سازش میں ملوث تھے۔

○ وزیر اعظم ۱۰۔ اگست کو منگلا ڈیم کے نئے ٹربائنوں کا افتتاح کریں گی۔

○ آزاد جموں و کشمیر میں شدید بارشوں سے نالہ ایک میں پھر شدید طغیانی آگئی ہے جس سے درجنوں دیہات ڈوب گئے۔ کئی مکانات منہدم ہو گئے۔

نرینہ اُولاد سے محرُوم بے اُولاد دُکھی عورتوں کیلئے

ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو

سنہ ۱۹۱۱ئہ سے ایک ہی نام

پُر اُمید واحد علاجگاہ

ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو

ھوالشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ

فون: 212358

حکیم انوار احمد جان اِبنِ حکیم نظام جان

دُکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو

پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

☎ 218527